رمضان اور اسکے تقاضے

مولانا محمد یونس، جامعہ سلفیہ

بعض خوش فہمیاں بہ اعتبار انجام بڑی بھیانک ثابت ہوتی ہیں۔مثلاً اسی کو لیجئے کہ ہم نے بطور مسلمان جنت کو شائد اپنا حق سمجھ رکھا ہے۔ کہ اعمال میں کوتاہیوں پہ ندامت مفقود ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہی عالم رحمتوں اور سعادتوں کی فصل بہاراں رمضان المبارک کے بارے میں عموماً پایا جاتا ہیکہ یہ ماہ برائے رحمت و برکت ہے حصول رضائے رحمان کیلئے سنہری موقع ہے۔ بات تو سچ ہے مگر کن کیلئے! آئیے دیکھتے ہیں

یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علیٰ الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ)

رب ذوالجلال نے اس کائنات میں بے شمار مخلوقات پیدا فرمائیں اور ہر مخلوق کے بعض افراد کو دیگر افراد پر فضیلت وفوقیت عطا فرمائی۔

خالق کائنات نے انسانوں کو پیدا فرمایا لیکن فضائل واوصاف میں بعض کو بعض پر فوقیت عطا کی کسی کو عقل و دانش کے لحاظ سے دوسرے پر فضیلت عطا کی کسی کو ذہانت وفطانت کے لحاظ سے دوسرے سے بلند کیا۔کسی کو شجاعت و بہادری کے لحاظ سے دوسرے پر فوقیت عطا کی۔کسی کو جود وسخا کے لحاظ سے دوسرے پر برتری عطا کی۔ کس کو نیکی اور تقویٰ کے لحاظ سے دوسروں پر ممتاز کردیا۔

خالق کائنات نے نوع انسانی کی ہدایت کیلئے انبیاء ورسل مبعوث فرمائے اوران میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت عطاء فرمائی۔

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض .

رب ذوالجلال نے اپنے بندوں کی رشد و بھلائی کیلئے آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔لیکن جو فضیلت اور امتیاز قرآن حکیم کو عطا فرمایا کسی اور کتاب کو نہیں ملا۔رب کائنات نے امتیں بنائی لیکن امت محمد یہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی۔

خالق ارض وسمانے زمین بنائی مگر زمین کے تمام حصوں کو یکساں نہیں بنایا کسی حصہ کو بنجر بنادیا،کسی حصہ کو دریا اور سمندر بنادیا۔اسی زمین کے ایک حصہ کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنادیا۔اوراسی زمین کے ایک حصہ کو حرمت والا بنا کراسے بیت اللہ کا نام دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بنادیا۔

اس احسن الخالقین نے دن بنائے لیکن کسی دن کو عاشورہ بنا کراسے افضل بنادیا،کسی کو یوم عرفہ کا نام دے کر گنہگاروں کی مغفرت کا سبب بنادیا،کسی کو عید کا دن قرار دے کر تمام دنوں سے ممتاز کردیا۔اور پھر جمعہ کے دن کو ہفتہ بھر کے دنوں کا سردار بنادیا۔

اس خالق کائنات نے راتیں بنائیں مگر شب قدر کو ہزار مہینوں سے بھی افضل قرار دے دیا۔

اسی رب ذوالجلال نے مہینے بنائے مگر ماہ رمضان کو جو فضیلت و برکت عطا کی کسی اور مہینہ کو یہ اعزاز حاصل نہ ہوسکا۔

ماہ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس کے استقبال کیلئے اس جنت کو مزین و آراستہ کیا جاتا ہے۔جو اپنے حسن وجمال اور خوبصورتی میں بے نظیر ہے۔جس جنت کے بارہ میں زبان رسالت کہتی ہے۔

مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر

کہ جنت ایسا انعام خداوندی ہے جس کا حسن و جمال نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال و تصور آیا ہوگا۔اس انتہائی حسین وجمیل اور بے نظیر جنت کو اس ماہ مقدس کے استقبال کیلئے مزید آراستہ و مزین کیا جاتا ہے۔

یہ وہ ماہ مقدس ہے کہ جس کا آغاز ہوتے ہی رب ذوالجلال کی جانب سے ایک منادی کرنے والا اس زمین پر بسنے والوں کو ندا دیتا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر. (ترمذی)

اے خیر و بھلائی طلب کرنے والے،اب جذبہ مسابقت کے ساتھ آگے بڑھ اور اے برائی کے طالب اور گناہوں معصیتوں کی زندگی میں سانس لینے والے اب شرم کر اوران برے اعمال سے باز آجا۔

یہ خیر و برکات کا وہ مقدس مہینہ ہے جس کا آغاز ہوتے ہی سرکش شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے۔

جنت کے بارہ میں زبان رسالت کہتی ہے۔
مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر
کہ جنت ایسا انعام خداوندی ہے جس کا حسن و جمال نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال وتصور آیا ہوگا۔اس انتہائی حسین وجمیل اور بے نظیر جنت کو اس ماہ مقدس کے استقبال کیلئے مزید آراستہ و مزین کیا جاتا ہے

صفدت الشیاطین و مردة الجن (متفق علیه)

یہ فضل ورحمت کا وہ مقدس مہینہ ہے جس کا آغاز ہوتے ہی جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ **فتحت ابوب الجنة** (بخاری) رب ذوالجلال جن و انس کو دعوت دیتے ہیں کہ میری جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ اس جنت کیطرف آنے والے راستہ پر چل پڑو۔ جنت تمہارا استقبال کررہی ہے۔

اس ماہ مقدس کے آغاز کے ساتھ ہی جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ **غلقت ابواب جهنم** (بخاری) رب ذوالجلال اعلان فرماتے ہیں کہ میرے بندو! میں تمہیں جہنم میں داخل کرنا پسند نہیں کرتا۔ میں تمہیں جہنم سے بچانا چاہتا ہوں لو میں نے جہنم کے دروازے بند کردیئے ہیں۔ تم بھی ان راستوں کو ترک کردو۔ جو جہنم کی طرف جانے والے ہیں۔

یہ وہ ماہ مقدس ہے جس میں رحمت الٰہی کا دریا موجزن ہوتا ہے۔ اس کی بخشش کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے۔ رب ذوالجلال کی رحمت یوں تو ہر لمحہ اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ انسان اس کا تصور نہیں کرسکتا۔ خود رب کائنات فرماتے ہیں۔ **ان رحمتی وسعت کل شئی۔** میری رحمت ہر چیز سے زیادہ ہے۔ انسانوں کے گناہوں سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس مہینہ میں خاص طور پر اس کی رحمت کا سمندر دعوت عام دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ خالی جھولیاں لے کر آؤ اور رحمت کے اس سمندر میں غوطے لگا کر موتی اور جواہرات سے اپنے خالی دامن بھرلو۔

یہ وہ ماہ مقدس ہے جس میں اللہ کی رحمت اس قدر بے تاب ہوتی ہے کہ اپنے بندوں کے خالی خزانے بھرنے کیلئے معمولی معمولی بات پر اجر عظیم عطا کر دیا جاتا ہے۔ پانی کے ایک گھونٹ یا کھجور کیساتھ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروادیں۔ جتنا ثواب روزے دار کو ملے گا اس قدر ثواب آپ کے نامہ اعمال میں درج کردیا جائے گا۔

یہ وہ ماہ مقدس ہے جس میں اللہ کی رحمت اس قدر بے تاب ہوتی ہے کہ اپنے بندوں کے خالی خزانے بھرنے کیلئے معمولی معمولی بات پر اجر عظیم عطا کر دیا جاتا ہے۔ پانی کے ایک گھونٹ یا کھجور کیساتھ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروادیں۔ جتنا ثواب روزے دار کو ملے گا اس قدر ثواب آپ کے نامہ اعمال میں درج کر دیا جائے گا

اس ماہ مقدس میں اللہ کی رحمتوں کی تیز ہوائیں چلتی ہیں کہ ایک نفل کا اجر فرض کے برابر ملتا ہے۔ صحیح بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ جو شخص اس ماہ رمضان میں عمرہ کرتا ہے اسے عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حج بھی وہ جو امام الانبیاء سرکار دوعالم کی معیت میں کیا گیا ہو۔

اس ماہ مقدس کے روزوں کے اجر کا اندازہ کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں۔ مسلمان کے ہر نیک عمل کا اجر فرشتے لکھ دیتے جو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کا اجر متعین کرنا کراماً کاتبین کے بس کی بات نہیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں

کل عمل ابن آدم یضاعف. الحسنة بعشر امثالها الیٰ سبع مائة ضعف. قال الله عزوجل الا الصیام فانه لی وانا اجزی به. یدع شهوته و طعامه من اجلی، للصائم فرحتان، فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه وبحلوف فیه اطیب عند الله من ریح المسک (متفق علیه)

روزوں کا اسقدر زیادہ اجر ہے کہ فرشتوں کی قلمیں بھی اس کا اجر متعین کرنے سے عاجز ہیں۔ روزہ دار کو دو مسرتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک روزہ افطار کرتے وقت، کہ میں نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی تمام خواہشات کو اس کیلئے قربان کرتے ہوئے پورے آداب و شروط کے ساتھ ایک امتحان و آزمائش میں کامیابی حاصل کرکے اسے راضی کرنے کی کوشش کی ہے دوسری خوشی و مسرت اسے قیامت کے دن حاصل ہوگی جب اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گا۔ کہ روزوں کی وجہ سے اس کے نامہ اعمال میں اسقدر زیادہ نیکیاں ہیں جس کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

روزہ رب ذوالجلال کو اتنا محبوب ہے کہ اس کی وجہ سے روزہ دار کے منہ میں جو مہک پیدا ہوجاتی ہے وہ بھی رب کائنات کے ہاں کستوری سے زیادہ عمدہ ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

لو یعلم العباد مافی رمضان لتمنت امتی ان تکون السنة کلها رمضان. (ابن خزیمه . بیهقی)

اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ ماہ رمضان کی کیا برکات وفیوض ہیں تو میری امت یہ تمنا کرے کہ صرف ایک ماہ نہیں بلکہ پورا سال رمضان بن جائے۔

یہ مہینہ اسقدر زیادہ برکتیں رحمتیں، مغفرتیں ار فضل وکرم اپنے دامن میں لئے ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس ماہ مقدس کی برکات سے مستفیض ہونے والے ہیں اور وہ کون بدنصیب ہیں جو رحمتوں کے بہتے ہوئے دریا سے سیراب نہ ہوسکے جو برکتوں کے سمندر سے ایک بھی موتی حاصل نہ کرسکے۔

اس ماہ مقدس کی مثال بارش کیطرح ہے۔

باران رحمت برستی ہے تو زمین پر اس کے اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ زمین کا کچھ حصہ بارش سے دھل کر صاف ہوجاتا ہے۔

کوئی حصہ بارش کے بعد سرسبز وشاداب ہوجاتا ہے۔

اسی زمین کا کچھ حصہ بارش کے پانی کو اپنے اندر جمع کرلیتا ہے جس سے پرندے اور جانور اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

مگر اس زمین کے بعض حصے ایسے بھی ہوتے ہیں جہاں بارش کے بعد غلاظت بڑھ جاتی ہے۔ وہاں

کی بدبو میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اتنی گندگی پھیلتی ہے کہ کئی کئی روز تک کوئی شخص وہاں جانا پسند نہیں کرتا۔ بارش ایک ہے مگر اسکے اثرات زمین پر مختلف ہوتے ہیں۔

بعینہ یہ ماہ مقدس رمضان کا مہینہ ہے۔

اس مہینہ کیوجہ سے بعض لوگ گناہوں سے پاک صاف ہوجاتے ہیں جھوٹ، غیبت، فریب، دھوکہ دہی فحاشی اور بے حیائی سے اجتناب کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں کے دلوں میں تقویٰ کے بیج پھوٹتے ہیں کوئی پودا بنتا ہے۔ کوئی تناور درخت پھر ان پر نیکیوں کے پھول اور پھل کھلتے ہیں۔ اور نیکیوں کے موسم بہار کا سماں پیدا ہوتا ہے۔

کہیں تلاوت قرآن ہورہی ہوتی ہے۔ کہیں ذکر الٰہی ہورہا ہے۔ کہیں قیام اللیل ہورہا ہے۔ کہیں غریبوں سے ہمدردی اور ایثار و قربانی کے نمونے پیش کئے جارہے ہیں۔

ان کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے جنکی زبانیں کھانے پینے سے تو رکی رہتی ہیں۔ مگر جھوٹ اور غیبت، گالی اور چغلی سے پرہیز نہیں ہوتا۔

ہاتھوں میں بجائے قرآن کے ڈائجسٹ ناول ہوتے ہیں۔

مساجد آباد کرنے کی بجائے لہو و لعب اور تاش کی مجلس قائم کرتے ہیں۔ غریبوں سے ہمدردی کی بجائے مہنگائی کی صورت میں لوٹ مار کا بازار گرم کردیتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع سے اپنی تجوریاں بھرنا شروع کردیتے ہیں۔

رات کو قیام اللیل کے بجائے ٹی وی۔ وی سی آر اور ڈش سے روحانی تسکین حاصل کررہے ہوتے ہیں۔

کچھ لوگ تراویح کو نفل نماز کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں۔

اور کچھ اگر مسجد میں آ بھی جاتے ہیں تو نماز کو بوجھ سمجھ کر جلد از جلد اسے اپنی گردنوں سے اتارنا چاہتے ہیں۔ عبادت کرتے ہیں مگر خوشدلی سے نہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں رحمت کائنات ﷺ فرماتے ہیں۔

کم من صائم لیس له من صیامه الا الظماء

وکم من قائم لیس له من قیامه السحر (دارمی)

کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ہی جنہیں سوائے بیداری کے کچھ نہیں ملتا۔ روزہ صرف اس بات کا نام نہیں ہے۔ کہ چند گھنٹوں کیلئے کھانے پینے سے اجتناب کرلیا جائے۔

بلکہ روزہ اس بات کا نام ہے کہ جسطرح آپ روزہ کی حالت میں کھانے پینے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر اس کام سے، ہر اس عمل سے، ہر اس بات سے اجتناب کریں۔ جو کام جو عمل اور جو بات رب ذوالجلال کی ناراضگی کا باعث بنتی ہو اور ہر وہ عمل کریں جو اسے راضی کرنے والا ہو۔

روزہ کے کچھ آداب، تقاضے اور حکمتیں ہیں۔

اگر ان آداب کو ملحوظ نہ رکھا جائے ان تقاضوں کو ادا نہ کیا جائے وہ حکمتیں ہمیں حاصل نہ ہوں تو روزہ محض بھوک و پیاس کا نام رہ جاتا ہے۔ اس عبادت کا نام نہیں بنتا جو عبادت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے اور جس عبادت کی صورت میں روزہ دار کو دو فرحتیں مسرتیں اور بے شمار برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

روزہ، روزہ دار کے دل میں یہ احساس پیدا کرتا ہے اور اس احساس کو پختہ کرتا ہے کہ تم ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے خالق و مالک کی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکتے۔

ہر لمحہ اس کی نگاہ میں ہو۔

روزہ دار اپنے گھر کی چاردیواری میں، کمرہ کی تاریکی میں اپنی خلوت گاہ میں لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوکر اپنی بھوک اور پیاس مٹا سکتا ہے۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کرسکتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے جو اسے اپنے ارادوں کی تکمیل سے باز رکھتی ہے۔ وہ یہی تصور و احساس ہے کہ میں لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ضرور ہوں مگر اس عالم الغیب والشہادۃ کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوسکتا ہوں۔ روزہ، روزہ دار کے دل میں یہی احساس پیدا کرتا ہے۔ کہ زمین کے کسی بھی خطہ میں اور زندگی کے کسی بھی لمحہ میں اپنے خالق و مالک کی نگاہوں سے اوجھل نہیں سکتے ہو۔ اس لئے کبھی ایسا کام نہ کرو جو اسکی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہو۔

اسی طرح روزہ، روزہ دار کے دل میں اللہ کی نعمتوں کی قدر پیدا کرتا ہے۔ شدید گرمی میں حلق اور زبان خشک ہے۔ روزہ احساس دلاتا ہے کہ پانی کے ایک گھونٹ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اور اس سے بڑی بڑی جو نعمتیں اللہ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ ہم کہاں تک اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے دل میں غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اپنی بھوک اور پیاس کا احساس کرکے غریبوں کی بھوک و پیاس محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح روزہ بھوک اور شہوات پر کنٹرول کا درس دیتا ہے۔ یہی بھوک اور شہوات ہر قسم کے جرم و گناہ اور معصیت بنتی ہیں۔ انسان اپنے پیٹ کی خاطر اور خواہشات کی تکمیل کیلئے جائز و ناجائز کی تمیز ختم کردیتا ہے۔ لیکن روزہ، روزہ دار کے دل میں وہ چیز پیدا کرتا ہے کہ اپنی بھوک پر کنٹرول کرو۔ جس طرح باوجود

روزہ، روزہ دار کے دل میں یہ احساس پیدا کرتا ہے اور اس احساس کو پختہ کرتا ہے کہ تم ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے خالق و مالک کی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکتے۔ ہر لمحہ اس کی نگاہ میں ہو روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے دل میں غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ اپنی بھوک اور پیاس کا احساس کرکے غریبوں کی بھوک و پیاس محسوس کرتا ہے

بھوک کے ایک محدود مدت کیلئے تم حلال لقمہ سے احتراز کرتے ہو اسی طرح ساری زندگی حرام لقمہ اپنے پیٹ میں نہ جانے دو اور خواہشات کی تکمیل کیلئے حرام ذرائع اختیار نہ کرو۔

سب سے اہم بات جو روزہ ہمارے دل و دماغ میں پختہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ فجر صادق سے غروب آفتاب تک تم حلال چیزوں کو بھی اپنے لئے حرام قرار دیتے لیتے ہو۔ تو جس ذات کے کہنے پر تم نے حلال چیزوں سے اجتناب کیا ہے اسی ذات کے کہنے پر حرام چیزوں سے بھی اجتناب کرو۔ رب ذوالجلال کی حاکمیت ہمیشہ کیلئے ہے۔ دن کو بھی ہے رات کو بھی ہے۔ رمضان میں بھی ہے اور رمضان کے بعد بھی۔

تو جب تم نے اس کے کہنے پر رمضان کے ایام میں حلال اشیاء کو اپنے لئے حرام کرلیا ہے تو اس نے جن چیزوں کو ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا ہے۔ انہیں بھی ہمیشہ حرام سمجھو۔

روزہ کے وقت کیطرح تمہاری زندگی بھی محدود ہے۔ جس طرح روزہ کے محدود وقت میں تم اللہ کے احکامات کو ملحوظ رکھتے ہو۔ اپنی زندگی کے محدود ایام میں بھی اس کے فرامین کے ملحوظ رکھو۔ پھر دیکھو کہ لامحدود انعامات اور اعلیٰ ترین درجات کس طرح اس حیات جاوداں میں آپ پر نچھاور ہوتے ہیں۔

اگر روزے کے یہ مقاصد ہم نے حاصل کرلئے تو سمجھ لیں کہ یہ مہینہ واقعی ہمارے لئے رحمتوں اور برکتوں کا باعث بنا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر سمجھ لیں کہ ہماری ایک ماہ کی ریاضت اور محنت رائیگاں گئی۔

روزہ کے آداب میں یہ بھی ہے کہ سحری کھائی جائے اور افطاری میں تاخیر نہ کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

تسحروا فان فی السحور برکة (متفق علیه)

سحری کھایا کرو سحری کھانا باعث برکت ہے۔

فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب السحر. (مسلم)

ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ سحری نہیں کھاتے۔

ایک اور روایت میں آپ فرماتے ہیں

ان الله وملائکته یصلون علیٰ المتسحری (طبرانی. ابن حبان)

سحری کھانے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور فرشتے ان کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

اس لئے سحری کا اہتمام کریں۔ آدھی رات کو کھانا کھا کر نہ سو جائیں۔ اسطرح روزہ تو مکمل ہو جائے گا مگر یہ عمل برکتوں سے محرومی کا باعث بنے گا۔ اس طرح آپ نے فرمایا۔ **لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری)**

لوگوں میں اس وقت تک خیر بھلائی رہے گی۔ جب تک وہ افطاری میں تاخیر کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

اس فرمان نبویؐ میں پنہاں حقیقت اور حکمت پر غور کریں کہ رب ذوالجلال نے فجر صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے کو حرام کیا تھا اب غروب آفتاب کے ساتھ ہی اس نے کھانے پینے کو حلال کردیا ہے۔ اب اگر ایک لمحہ کیلئے بھی تم اس کی حلال کردہ چیز کو حرام سمجھو گے اور افطاری میں تاخیر کرو گے تو یہ چیز خیر و برکت کے اٹھ جانے کا سبب بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام سمجھنا اللہ کو اس قدر ناپسند ہے کہ اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو قرآن میں تنبیہ کی۔

یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لک (تحریم)

کہ اے نبی جب اللہ نے (شہد کو) حلال کیا ہے تو آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں۔

دین اسی چیز کا نام ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیز کو حلال سمجھو اور اسکی حرام کردہ چیز کو حرام سمجھو یہی دین ہے اور یہی خیر و برکت کا باعث ہے۔ لیکن کوئی اپنی مرضی سے کسی چیز کو حرام کردے اپنی مرضی سے کسی عمل کو نیکی یا عبادت کا نام دے دے۔ وہ عمل نیکی یا عبادت نہیں بن سکتا۔ خواہ کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو۔

دنیا سے لاتعلق ہو کر عبادت کیلئے رہبانیت اختیار کرنا بظاہر بڑا اچھا عمل ہے لیکن نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

لا رهبانية فی الاسلام (مسند احمد)

کہ اسلام میں رہبانیت کا کوئی وجود نہیں ہے۔

عیسائیوں نے اپنے دین میں مرضی سے رہبانیت کو داخل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا۔

رهبانية ابتدعوها ماکتبنا علیهم. (سوره الحدید)

رہبانیت ہم نے ان پر فرض نہیں کی خود انہوں نے اسے اپنی مرضی سے اپنے اوپر عائد کیا ہے۔

اسلئے دین یہی ہے جسے اللہ نے اپنے رسول کے ذریعہ اپنے بندوں تک پہنچایا ہے۔ اس دین میں مداخلت رب ذوالجلال کو ہرگز پسند نہیں ہے۔ اور جب تک دین خالص رہے گا۔ مسلمانوں میں خیر اور بھلائی رہے گی۔

روزہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ہم جہاں دن کو بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں وہاں رات کے لمحات میں اپنی نیند کا کچھ حصہ نیند دینے والے کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے قربان کرڈالیں۔ اگر وہ خود پڑھ نہیں سکتے تو کسی پڑھنے والے کی قرات سن کر اپنی روح کو تازگی بخشیں۔ یہ دن کے روزے اور رات کا قیام ہماری مغفرت اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ رحمت کائنات کا ارشاد ہے۔

من صام رمضان ایمان واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

ومن قام رمضان ایمان واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه. (متفق)

یہ اپنے لئے اعزاز سمجھیں کہ اللہ نے آپ کو قیام وصیام کی توفیق عنایت کی ہے۔ بہت سے بدبخت لوگ ایسے ہیں جو دن کے لمحات لہو و لعب اور فضول معروفیات میں خرچ کر رہے ہیں۔ رات کے قیمتی لمحات دنیا بھر کی بے حیائی دیکھنے کیلئے صرف کرتے ہیں۔ یا خواب خرگوش کے مزے لیتے ہیں۔ یہ اللہ نے آپ کو توفیق دی ہے کہ مسجد میں آتے ہیں اب نماز تراویح کو بوجھ نہ خیال کریں یہ تو شہنشاہ کائنات سے ملاقات و مناجات ہو رہی ہے۔ اگر یہ طویل بھی ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھتے ہوئے بخوشی ادا کیجئے۔